بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر

جواہر القرآن

از افادات حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ

مرتبہ

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ

کتب خانہ رشیدیہ
مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

القرآن الحکیم

مع تفسیر

جواہر القرآن

از افادات شیخ التفسیر حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

ترمیم، اضافہ

مرتبہ

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب

فوائد موضح قرآن۔ مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی رح

فوائد فتح الرحمٰن از مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

کاشف

حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ (ع۶) تخویف دنیوی اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ تخویف اخروی وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ
مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ الخ بشارت دنیوی ہے۔ قُلۡ اِنَّمَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ توحید پر دلیل وحی ہے وَاِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ اَمۡ بَعِیۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ الخ
آخر میں دعوٰی سورت کا اعادہ کیا گیا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ وہی غیب دان اور متصرف و کارساز ہے۔ **ف۲** زجر مع شکوٰی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ النّاس سے مشرکین مراد ہیں، بعض نے کہا ہے۔ کہ بوقت نزول اگرچہ اس سے اشارہ مشرکین قریش کی طرف تھا۔ مگر اب یہ سب کے لئے عام ہے۔ اور حساب سے حساب آخرت مراد ہے۔ یعنی قیامت سر پر ہے۔ مگر یہ لوگ غفلت میں وقت ضائع کر رہے ہیں اور حساب آخرت کے لئے کسی قسم کی تیاری نہیں کر رہے۔ **ف۳** دنیا میں انہماک اور آخرت سے غفلت و اعراض کا یہ عالم ہے کہ اللہ کی طرف سے جب کوئی نئی آیت توحید نازل ہوتی ہے۔ تو وہ استہزاء و تمسخر کے ساتھ اسے سنتے ہیں۔ اور ان کے دل اس میں غور و فکر کرنے سے سراسر غافل ہوتے ہیں۔ محدث یعنی پہلے سے ان کی سنی ہوئی نہیں ہوتی وَھُمۡ یلعبون یستمعون القراٰن مستھزئین لَاھِیَۃً قُلُوۡبُھُمۡ معرضۃ عن ذکر اللّٰہ متشاغلۃ عن التامل والتفہم (قرطبی ج ۱۱ ص۲۶۸) **ف۴** یعنی جب قرآن سنتے ہیں تو اس کے خلاف آپس میں سرگوشیاں کرنے لگتے ہیں۔ الّذین ظلموا بظاہر اسروا کا فاعل معلوم ہوتا ہے۔ مگر قاعدہ کے مطابق فاعل ظاہر جمع کے لئے فعل مفرد آنا چاہئے تھا۔ مفسرین اور ائمۂ نحو نے اس کے بہت سے جواب دیئے ہیں۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ موصول۔ اسروا کا فاعل نہیں۔ بلکہ (۱) اسروا کی ضمیر النّاس کی طرف راجع ہے اور الذین ظلموا اس سے بدل ہے (۲) الّذین کا فعل یقول اس سے پہلے محذوف ہے (۳) الذین سے پہلے فعل اعنی محذوف ہے اور یہ اس کا مفعول ہے (۴) یہ مجرور ہے۔ اور مع صلہ النّاس کی صفت ہے۔ یا اسروا کی واو علامت جمع ہے۔ علامت فاعل نہیں (من القرطبی والبحر وغیرہما۔) **ف۵** یہ مشرکین کا بہت بڑا اعتراض تھا۔ کہ یہ پیغمبر تو ہماری طرح بشر اور انسان ہے ہم اسے اللہ کا رسول کیوں مانیں۔ پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہئے تھا۔ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ الخ اور پھر بشر اور آدمی بھی وہ جو (معاذ اللہ) جادوگر ہے تو کیا تم عقلمند ہو کر اس کی باتیں مانوگے۔ ان کا عقیدہ تھا۔ کہ جو بشر ہو وہ رسول نہیں ہو سکتا۔ بلکہ رسول فرشتہ ہوتا ہے۔ اور جو بشر ہو کر رسالت کا دعوٰی کرے اور معجزہ دکھائے وہ جادوگر ہوتا ہے۔ وکانوا یعتقدون ان الرسول من عند اللّٰہ لا یکون الا ملکا و ان کل من ادعی الرسالۃ من البشر وجآء بمعجزۃ فھو ساحر ومعجزتہ سحر (بحر ج ۶ ص۲۹۷) **ف۶** یہ سورت کا دعوٰی ہے۔ یعنی زمین و آسمان کے تمام غیوب صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اور سب کچھ سننے والا بھی وہی

قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَہۡلَکۡنٰہَا ۚ اَفَہُمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾
ان سے پہلے کسی بستی نے جن کو غارت کر دیا ہم نے کیا اب یہ مان لیں گے
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا
اور پیغام نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے **ف۵** مگر یہی مردوں کے ہاتھ وحی بھیجتے تھے ہم انکو سو پوچھ لو
اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷﴾ وَمَا جَعَلۡنٰہُمۡ
یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے اور نہیں بنائے تھے ہم نے انکے
جَسَدًا لَّا یَاۡکُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا کَانُوۡا خٰلِدِیۡنَ ﴿۸﴾
ایسے بدن کہ وہ کھانا نہ کھائیں **ف۶** اور نہ تھے وہ ہمیشہ رہ جانے والے **ف**
ثُمَّ صَدَقۡنٰہُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَیۡنٰہُمۡ وَمَنۡ نَّشَآءُ وَ
پھر سچا کر دیا ہم نے ان سے وعدہ سو بچا دیا ان کو اور جس کو ہم نے چاہا اور
اَہۡلَکۡنَا الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۹﴾ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا
غارت کر دیا ہم نے حد سے نکلنے والوں کو ہم نے اتاری ہے تمہاری طرف کتاب
فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰﴾ وَکَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ
کہ اس میں تمہارا ذکر ہے کیا تم سمجھتے نہیں **ف۱** اور کتنی پیس ڈالیں ہم نے
قَرۡیَۃٍ کَانَتۡ ظَالِمَۃً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَہَا قَوۡمًا
بستیاں جو تھیں گنہگار **ف۲** اور اٹھا کھڑے کئے ان کے پیچھے اور
اٰخَرِیۡنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا ہُمۡ مِّنۡہَا
لوگ پھر جب آہٹ پائی انہوں نے ہماری آفت کی تب لگے وہاں سے
یَرۡکُضُوۡنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرۡکُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰی مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ
ایڑ کرنے ایڑ مت کرو اور لوٹ جاؤ جہاں تم نے عیش
فِیۡہِ وَمَسٰکِنِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَاۤ
کیا تھا اور اپنے گھروں میں شاید کوئی تم کو پوچھے **ف۳** **ف** کہنے لگے ہائے خرابی ہماری

ع ۱

پہلے سوال مقدر کا جواب ہے دوسرے سوال مقدر کا جواب ہے تیسرے سوال مقدر کا جواب ہے چوتھے سوال مقدر کا جواب ہے تخویف دنیوی

موضح قرآن **ف** یعنی موت بھی آئی ان کو **ف۲** یعنی یہ بات ہونی نہ تھی۔

فتح الرحمٰن **ف۱** یعنی بہ غمخوار گی توم احوال شما می پرسند ۱۲۔

ہے۔ اور کوئی نہیں لہٰذا فریاد رس، کارساز اور متصرف و مختار بھی وہی ہے اور کوئی نہیں لہٰذا تمہارے معبود کچھ نہیں کر سکتے حضور علیہ السلام کے اس اعلان سے برافروختہ ہو کر انہوں نے آپ کو جادوگر وغیرہ کہنا شروع کر دیا۔ فیہ ردّ علیہم فی قولہم هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (قرطبی ج ۱۱ ص۲۷۱) ۷ باطل کی راہیں بے شمار ہیں۔ اس لئے باطل پرست ہمیشہ حیران اور مضطرب رہتا ہے اور اسے کسی ایک بات پر ثبات نصیب نہیں ہوتا۔ مشرکین کبھی تو کہتے کہ یہ پیغمبر جادوگر ہے۔ اور کبھی اس سے ترقی کر کے کہتے۔ بلکہ ویسے ہی بے تکی اور لایعنی باتیں کہتا ہے بَلِ افْتَرٰىهُ بلکہ وہ خدا پر افترا اور بہتان باندھ رہا ہے بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بلکہ ایسا بھی نہیں۔ یہ سب شاعرانہ تخیلات ہیں۔ جنہیں وہ فصیح و بلیغ زبان میں ڈھال کر بیان کرتا ہے۔ یہ تمام باتیں مشرکین نے محض اس دعوے کی ضد سے کہیں جو رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ میں پیش کیا گیا۔ ۸ مشرکین کا ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ عصائے موسیٰ اور ناقۂ صالح کی قسم کے معجزات ان کو دکھائے جائیں۔ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ الخ تخویف دنیوی اور مطالبۂ مشرکین کا جواب ہے۔ یعنی عصائے موسیٰ اور ناقۂ صالح جیسے معجزے دیکھنے والے ایمان نہ لائے اور آخر ہلاک کر دیئے گئے۔ اگر مشرکین مکہ کو ان کے منہ مانگے معجزے دکھا دیئے جاتے۔ تو وہ ایمان لے آتے؟ ہرگز نہیں بلکہ انکار کر دیتے۔ اور اقوام سابقہ کی طرح ہلاک کر دیئے جاتے۔ والمعنی ان اھل القرٰی اقترحوا علی انبیآءھم الاٰیات وعاھدوا انھم یؤمنون عندھا فلما جآءتھم نکثوا وخالفوا فاھلکھم اللہ فلو اعطیت ھٰؤلآءِ ما یقترحون لنکثوا ایضاً (مدارک ج ۳ ص۵۶) ۹ یہ مشرکین کے پہلے سوال کا جواب ہے جو هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ الخ میں مذکور ہو چکا ہے۔ فیہ رد علیھم فی قولھم هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (قرطبی ج ۱۱ ص۲۷۱) یعنی ہم نے انسانوں کی طرف جتنے بھی رسول بھیجے ہیں۔ وہ انسان اور بشر ہی تھے۔ ان میں کوئی ایک بھی فرشتہ نہیں تھا۔ اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو جن کے علم و فضل پر تمہیں اعتماد ہے۔ اہل الذکر سے اہل کتاب (یہود و نصارٰی) کے علماء مراد ہیں مشرکین کو اہل کتاب کی طرف اس لئے مراجعت کا حکم دیا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اکثر ان سے مراجعت کیا کرتے تھے۔ ۱۰ یہ مشرکین کے دوسرے اعتراض کا جواب ہے اعتراض یہ تھا کہ یہ بھلا رسول ہے۔ ہماری طرح کھاتا پیتا ہے۔ جیسا کہ الفرقان ع ۱ میں ان کا قول منقول ہے۔ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ تو اس کا جواب دیا۔ کہ جب انبیاء

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى
ہم تھے بیشک گنہگار ۱۳ پھر برابر یہی رہی ان کی فریاد یہاں تک کہ
جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
ڈھیر کر دیئے گئے کاٹ کر بجھے پڑے ہوئے اور ہم نے نہیں بنایا آسمان
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ
اور زمین کو ۱۴ اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے کھیلتے ہوئے اگر ہم چاہتے کہ
نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا
بنا لیں کچھ کھلونا تو بنا لیتے ہم اپنے پاس سے اگر ہم کو
فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ
کرنا ہوتا ۱۵ ف یوں نہیں پر ہم پھینک مارتے ہیں سچ کو جھوٹ پر پھر وہ اس کا سر پھوڑ
فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ
ڈالتا ہے پھر وہ جاتا رہتا ہے اور تمہارے لئے خرابی ہے ان باتوں سے جو تم بتلاتے ہو ف اور
لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا
اسی کا ہے جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں اور جو اس کے نزدیک رہتے ہیں
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
سرکشی نہیں کرتے اس کی عبادت سے اور نہیں کرتے کاہلی ۱۶
يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا
یاد کرتے ہیں رات اور دن نہیں تھکتے کیا ٹھہرائے ہیں انہوں نے
اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ
اور معبود ۱۷ زمین میں کے ف۲ کہ وہ جلا اٹھائیں گے ان کو ف۳ اگر ہوتے ان دونوں میں
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ
اور معبود سوائے اللہ کے ۱۸ تو دونوں خراب ہو جاتے سو پاک ہے اللہ عرش کا مالک

موضح قرآن ف۱ کھلونا یعنی بیٹا۔ ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ غیب سے ایک قدرت کا نمونہ بھیجتا ہے جھوٹ کے مٹانے کو ان کاملوں کو تم کہتے ہو خدا کا بیٹا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی خبر دمی بودند و این مناقضہ لطیفہ است حاصل آنکہ در رسل این استبعاد جاری نیست کہ چرا آدمی رسول باشد بلکہ در تنزیہ از زن و فرزند بیتوان تقریر کرد کہ اگر خدا را زن و فرزند می بود مجرد و واجب الوجود و جامع اوصاف کمال می بودند واللہ اعلم ۱۲ ف۲ یعنی از ذہب و فضہ ۱۲ ف۳ مراد درین کلام رد است بر عبادت اصنام ۱۲۔